رجسٹرڈ ایل نمبر ۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

الحکم

دو امینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے ۔ صہر

۲۔ خواص و معاونین سے عہ

۳۔ ہندوستان سے باہر کے ۔ روپے ۱۲

۔ غیر مستطیع

۔ کم آمدنی والے

ووں سے ۔ عہ ۱۲



نمبر ۱۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

بائیس سوالوں کا جواب

حضرت حکیم الامۃ کے حضور شاہجہانپور سے ایک انجمن نے ۲۲ سوال بغرض جواب بھیجے تھے آپ نے ان سوالات کا جواب وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اس نہج پر دیا کہ پہلے ایک سوال کا جواب لکھا اور ساتھ ہی تحریر فرمایا کہ اگر یہ جواب مفید اور تسلی بخش ہو تو میں آیندہ لکھوں جب اس نے اپنا اطمینان ظاہر فرمایا تو آپ نے یکے بعد دیگرے ان سوالات کے جواب قلمبند کر دیئے۔ یہ سوالات زیادہ تر وہی ہیں یا اسی قسم کے ہیں جو مرتد ڈاکٹر نے کئے ہیں اسلئے یہ سلسلہ بہت مفید اور قابل قدر ہوگا انشاء اللہ آج میں پہلے سوال کا جواب درج کرتا ہوں ۔

ایڈیٹر

آپ کے خط میں سوال ۱ کا خلاصہ ہے۔ اقرار توحید اور تزکیہ نفس مدار نجات ہے۔

اسپر آپکی دلیل۔ ۱۔ من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلا خوف علیهم

۲۔ بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن (الخ)

۳۔ ان لا نعبد الا الله ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا

۴۔ ان الله لا يغفر ان يشرك به ۔ الخ

۵۔ من خاف مقام ربه الخ

۶۔ قد افلح من زكّٰها۔

مجھکو اس دعوے اور ان دلایل پر دیر تک افسوس اور تعجب آتا رہا۔ آہ الٰہی تیرا رحم ہو اسوقت کے مسلمان کیوں قرآن سے غافل اور بہر بیانات سے ایسے بے خبر کیوں ہوگئے۔

ظهر الفساد فى البر والبحر بما كسبت ايدى الناس۔

ہوئے! مسلمان ظاہری سلطنتیں برباد کر کے متاسف نہ تھے روحانی خوبی کے برباد کرنے میں بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔

۱۔ اس لئے کہ اقرار توحید میں تو منافق بھی شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الاخر اور ان کے متعلق ارشاد ہے لعنوا فى الدنيا والاخرة ۔ اور ارشاد ہے۔ اخذوا وقتلوا تقتيلا۔

۲۔ توحید کیا چیز ہے اس میں اول تو بڑا اختلاف ہے کہ توحید کسکو کہتے ہیں۔

۱۔ منطقی اور فلسفی توحید کہتے ہیں ایک علت العلل کو ماننا جو ذات بحت لابشرط شئے ہے۔

۲۔ وحدت وجود والے اعتقاد کرتے ہیں خالق کو عین مخلوق اور مخلوق کو عین خالق سمجھنا توحید ہے۔ کلمت الحق ایک لکھنوی وجودی کی کتاب ہے اس میں لکھتا ہے تمام مفسر۔ محدث۔ متکلم۔ فقیہ وجودی کو مان کر شرک میں گرفتار رہے۔

عیسائی زور سے کہتے ہیں جبتک توحید تثلیث کے ساتھ نہ ہو توحید نہیں۔ کیونکہ توحید ہے واحد بنانا اور اعتقاد کرنا سو ہم لوگ تین کو ایک مانتے ہیں اس لئے موحد ہیں ایک کو ایک ماننا توحید ہی نہیں۔

کل شیعہ جو معتزلہ اور جو صفات باری تعالے کو عین ذات مانتے ہیں وہ سب کے سب صفات باری کو عین باری تعالے نہ ماننے والوں کو مشرک اور مخالف توحید یقین کرتے ہیں۔ علامہ حلی رافضی منہاج الکرامہ میں سنیوں پر شرک کا الزام لگاتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تعدد قدما کے قائل ہیں آریہ توحید کے مدعی ہیں ان کے یہاں ایک قادر متصرف علے الاطلاق تینے کا ماننا توحید ہے۔ یہ سب کتب الٰہیہ اور رسل کی اطاعت کو شرک بتاتے ہیں۔ مدعی اشاعت قرآن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو شرک یقین کرتا ہے (کیونکہ یہ لوگ کلام اللہ کے سوا کلام الرسول کو واجب الاطاعت ماننکر شرک میں گرفتار ہیں) سنی معتزلہ کو مشرک یقین کرتے ہیں کہ وہ بندوں کو اپنے اعمال کا خالق ماننکر تعدد خالقین کے ملتزم ہیں۔

آپ وہابی ہیں یا مقلد یا غیر مقلد اہلحدیث یا صوفی وہابیہ یا اہلحدیث کے نزدیک تمام ان کے مخالف مشرک ہیں۔

میرے ایک نجدی آشنا عبدالرحمٰن نام تھے اہل مکہ کے بارہ میں انہوں نے کہا اھل مکۃ کلھم مشرکون۔ میں نے کہا قل الاستثناء تو بولا واللہ کلھم اجمعون۔ اکتعون۔ ابصعون مشرکون پھر میں نے کہا قل الا ماشاء اللہ تو بولا یُقتلون یذبحون

اب فرمایئے وہ توحید کیا چیز ہے جسکو مدار نجات کہا گیا۔

سید صاحبان و خانصاحبان! عبدالکریم الجیلی نے کہا ہے سوا ثنویہ کے سب نجات یافتہ اور قابل توحید ہیں۔

پھر عرض ہے۔ قرآن کریم میں لفظ توحید کا کہاں ہے اور کہاں اسکو مدار نجات کہا گیا۔

اب آپکی آیات پر توجہ کرتا ہوں سو آپ نے بسم اللہ غلطی کی ہے کیونکہ پہلی آیت میں ایمان باللہ کے ساتھ ایمان بالیوم الآخر اور عمل صالح دو چیزیں ایمان باللہ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں تو آپ نے اقرار توحید کے ساتھ نجات کو وابستہ کیا ہے اور اس آیۃ کریمہ میں ایمان باللہ اور ایمان بالیوم الآخر اور عمل صالح تین اور یہ ہے تو اقرار توحید اور یہ تین کل چار مدار نجات ہوئے۔ پھر ایمان بالیوم الآخر کے ساتھ ایمان بالقرآن اور محافظت علے الصلوٰت لازم ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں والذین یؤمنون بالاخرۃ یؤمنون بہ وھم علے صلوٰتھم یحافظون۔ پھر آپ غور کریں جو مومن بالآخرۃ ہوگا وہ مومن ہوگا وہ مومن بالقرآن اور نماز و نیز محافظت کرنیوالا بھی ہوگا کیونکہ لازم اپنے ملزوم سے جدا نہیں ہوسکتا۔ تو پھر صرف توحید کیا چیز ہوئی۔

اب آپ عمل صالح کیطرف توجہ فرماویں آیا کل عمل نیک مراد ہیں یا بعض اگر بعض مراد ہیں تو وہ بعض کونسے ہیں تعیین ضرور ہے اگر کل مراد ہیں تو انبیاء اور رسل اور انبیاء کے خلفا کا ماننا کیوں داخل اعمال صالحہ نہیں۔ آیۃ استخلاف جو سورۃ نور میں ہے اسمیں لکھا ہے۔ خلفاء کے ذکر کے بعد فرمایا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون اور فاسقون کے متعلق فتوٰی قرآن کریم یہ ہے واما الذین فسقوا فماوٰھم النار۔ فاسق کا ٹھکانا النار ہے۔ دوسری آیۃ کریمہ میں اسلام اور احسان کو مدار نجات ٹھہرایا ہے اگر آپ کے طور پر مانا جاوے تو پہلے پانچ کے مدار نجات کے ساتھ یہ چھٹا ساتواں اور آٹھواں مدار نجات ہوا اسلام کے ساتھ احسان نے ساتھ ملکر نو ہوا۔

لیکن صاحبان! غور کرو جس نے اسلم وجہہ للہ کیا ہے تو وہ ایمان بالرسل کا پابند ہوگا یا نہ۔ ایمان بالملائکۃ۔ ایمان بالکتب ایمان بالقدر ایمان بختم النبوت کا پابند ہوگا یا نہ ہوگا اگر ہوا تو توحید کے لوازم تمام احکام کا پابند ہوگا ورنہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا ملزم ٹھہرکر الا خزی فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب کے حکم سے نجات سے محروم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کوئی حضرت نبی کریمؐ کی مخالفت کرتا ہے اسکی نسبت فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ اور فرمایا ہے ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل۔ یہاں غور کا مقام ہے زینب کا زید سے رشتہ کرنا نبی کریم کا منشاء ہوا زینب کے بھائیوں نے خلاف ورزی چاہی تو انکو حکم ہوتا ہے کہ تمکو ضلالت کا فتوٰی ملیگا اگر خلاف کیا اور فرمایا ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولٰئک فی الاذلین اور فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول اور فرمایا ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا۔ اور فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الی) ان تحبط اعمالکم۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع الصوت علی صوت النبی سے توحید کیا سارے عمل حبط ہوسکتے ہیں کیونکہ اعمال میں توحید بھی داخل ہوسکتی ہے۔

پھر سورہ نور میں عائشہ رض پر تہمت کنندوں کی نسبت فیصلہ ہے۔

لمسکم فیما افضتم فیہ عذاب عظیم۔

پھر جہاں سود کی ممانعت ہے وہاں سود خوروں کو کہا گیا ہے فاذنوا بحرب من اللہ۔ اب ان کے خیالی توحید کا پابند صرف سود خوری کے باعث اللہ سے لڑنیوالا قرار دیا گیا تیسری آیۃ کریمہ میں عبادت اللہ کرنے کا ارشاد اور حکم ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی نہ بنایا ہو۔ اور چوتھی میں ہے اللہ شرک کو نہیں بخشتا۔

صاحبان عبادت کرنا توحید کے بہرحال علاوہ ہے۔ اور شرک نہیں بخشتا اگر توحید صحیح ہے تو کیا اللہ کی ہستی کا انکار اور اسکی ہستی کو برا کہنا کیا ملائکہ کو برا کہنا انبیاء و رسل کو برا کہنا عفو ہوسکتا ہے۔ یہ مختصر باتیں ذرہ یاد رکھیں۔

اس کے بعد عرض ہے آپکے پہلے اعتراض کا دوسرا حصہ ہے تزکیہ نفس پیارے صاحبان تزکیہ کو بھی آپنے مدار نجات ارقام فرمایا ہے اور قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے تزکی حضرت نبی کریم ہی پر غور کرو بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم۔ اس آیۃ کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تزکی صفت محمد رسول اللہ کی ہے اور تاکید ہے کونوا مع الصادقین۔ تو بتایئے کیا یہ سب لغو تعلیم ہے۔

لا و اللہ۔ لا و اللہ۔ لا و اللہ۔ الذی باذنہ تقوم السماء والارض

صاحبان! اگر آپ انصاف کریں اور حسد و عداوت آپ کے اندر نہیں اور ہونی میں نہ ہونا چاہیے تو آپ سنئے قرآن مجید میں نجات اور مدار نجات کا ذکر بھی بالفاظ ظاہر موجود ہے ثم ننجی الذین اتقوا۔ غور فرمایئے نجات کا موجب تقوٰی ہے اور تقوٰی کا مختصر بیان لیس البر ان تولوا وجوھکم ۃ میں موجود ہے۔ دیکھئے نجات اور مدار نجات صریح معنے دکھائی ہے امام صاحب نے خود جواب اکثر کا لکھا ہے باقی آپکے سوالات مرزا اور مرزائیوں پر حملہ ہے۔ پہلے اصل مضمون سیدھا ہوجاوے تو مطاعن کا جواب آپ کو لکھونگا۔ کیونکہ تمام انبیاء عیسائیوں کے نزدیک مطعون ہیں۔ نجات کا مسئلہ طے ہو تو آگے چلونگا۔

نورالدین ۲۷ر جولائی سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔

پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔

۲- انّی مع الافواج اتیک بغتۃً

۳- انّی مع اللہ الکریم

۴- طوفان آیا وہی طوفان ۔ شر آئی۔

۲۲ اپریل ۱۹۰۷ء - اصلح بینی وبین اخوتی۔

سلام قولاً من ربٍّ رحیم

یہ الہام کہ اصلح بینی وبین اخوتی۔

اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں۔

خرّوا علی الاذقان سجّدًا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین۔

تاللہ لقد اٰثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین۔

لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔

یعنے بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالےٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا۔ اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخشد یگا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اس وقت ہوگا کہ عجب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے۔ یا اس سے زیادہ اسکی نصرت اور تائید ہوسکتی ہے۔ تب یک دفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہوجائیگی اور وہ حق کو قبول کریں گے۔

۲۳ اپریل ۱۹۰۷ء

ساریکم اٰیاتی فلا تستعجلون - قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا۔ پس جلدی نہ کرو۔

یہ دو گھڑی صبر کرو گئے۔ (اسمیں خاص دو گھڑیوں کی طرف اشارہ ہے۔)

دار الامان کا ہفتہ

۱- حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت الحمدللہ اچھی ہے اور آپ "حقیقۃ الوحی" کی تکمیل کے لئے شب و روز مصروف ہیں۔ اس مقصد کے لئے قادیان کے سارے پریس اب یہی کام کریں گے۔ حضور چاہتے ہیں کہ بہت جلد یہ کتاب شایع ہو جاوے۔ کتاب مذکور شایع ہوگئی ہوتی لیکن نشانات کا سلسلہ کچھ ویسا ناممتناہی شروع ہوگیا ہے نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور حضرت حجۃ اللہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو پورا ہونیوالے نشانوں میں سے کوئی باقی نہ رہ جاوے بہرحال عنقریب شایع ہونے والی ہے۔

۲- بزرگانِ ملت کی صحت کی خبر خدا کے شکر کے قابل ہے۔

۳- موسم اب بدلنے لگا ہے کٹائی اب شروع ہوگئی ہے اور خدا کے فضل سے شہر کی بلائیں ٹلنے لگی ہیں۔

۴- امتحان اینٹرنس کا نتیجہ نکل آیا ہے سات طالب علموں میں سے پانچ پاس ہوگئے ہیں یہ نتیجہ خدا کے فضل و کرم سے نہایت تسلی بخش ہے۔

۵- ہفتہ زیر اشاعت میں سیالکوٹ اور گجرات کے ضلع سے اکثر احباب سعادت اندوز دار الامان ہوئے۔

صدقات

مخلص مومن تو ہمیشہ ہی وقتاً فوقتاً صدقات دیتے رہتے ہیں لیکن یہ ایام ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب ملک کے مختلف حصوں پر نازل ہو رہا ہے اس لئے جہاں ہم لوگوں کو پاک تبدیلی کی حاجت ہے وہاں ضرورت ہے کہ رد بلا کے لئے صدقات بھی دیتے رہیں۔ قادیان میں مد صدقات جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ایک مستقل شاخ ہے اسکے ذریعہ سے یتامیٰ ۔ مساکین ۔ مولفۃ القلوب ۔ طلبہ علم ۔ ابناء السبیل اور مختلف قسم کے حاجتمند اور قابل امداد احباب کی مدد کیجاتی ہے اور اس سال کے لئے اس کے اخراجات کا مستقل ماہواری خرچ تین سو روپیہ سے زیادہ ہے لیکن اس مد میں اب شاید اپریل کے مصارف ادا کر چکنے کے بعد مئی کے مصارف ادا کرنے کے لئے مشکلات کا سامنا ہو۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ غیب سے ایسے سامان بہم پہونچائے گا اور اپنے بندوں کو خود القا کریگا جو اسکی امداد کے لئے آئیں گے لیکن میرا فرض ہے کہ میں اس ضرورت کو پیش کر دوں۔ اس مد کیلئے ہر قسم کی رقوم صدقات آنی چاہئیں۔ خصوصاً زکوٰۃ کا روپیہ جس کو ٹھیک زکوٰۃ کے اصل مصرف پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ناظرین پوری توجہ کریں اس مد کا روپیہ محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہئے

مسجد مبارک کی توسیع

میں الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مسجد مبارک کی توسیع کی خوشخبری سنا چکا ہوں اس کے متعلق واجب الاحترام سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ نے ایک سرکلر لیٹر مخلص احباب کے نام الگ بذریعہ ڈاک بھیجی ہے اور عام اطلاع کے لئے انہوں نے چاہا ہے کہ میں اس چٹھی کو الحکم میں چھاپ دوں۔ مجھے یہ کہنے کی حاجت نہیں کہ قوم کو کسقدر جلد ضرورت ہے کہ اس آواز پر لبیک کہے اور روپیہ بھیجدے۔ خود چٹھی مذکور میں مولوی محمد علی صاحب ممدوح نے اس امر کو بیان کر دیا ہے۔ میں اپنے ناظرین سے امید کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد اس پر توجہ کریں گے۔ ایڈیٹر

وہ چٹھی یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

از دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مسجد مبارک کی توسیع کے متعلق بذریعہ اخبار یہ خوشخبری آپ تک پہونچ چکی ہے کہ اس کے لئے ایک قطعہ زمین جس کے لینے کی آرزو مدت سے تھی۔ آخر مل گیا۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے نام اسکی باضابطہ رجسٹری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود کو اور آپ کے خدام کو اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب یہ ضرورت ہے کہ اس پر عمارت کا کام جلدی شروع کیا جاوے۔ نوسو روپیہ اس قطعہ زمین کی قیمت دی گئی ہے جو خریدا گیا ہے (اس میں نصف کے قریب قیمت کی اینٹ موجود ہے۔ اور نیچے کے حصہ کی دیواریں بنی ہوئی ہیں) اور عمارت پر اگرچہ ابھی پورا پورا تخمینہ نہیں لگایا گیا) غالباً تین ہزار روپے سے کم خرچ نہ ہوگا۔ کسیقدر اول بھی موجودہ مسجد کو ساتھ ملانے کے لئے بھی کرنا پڑیگا۔ گویا اس وقت چار ہزار روپیہ کی ضرورت ہے اس کام کی تکمیل کے لئے۔ ادھر بڑی مسجد کی بھی اس سال ہی توسیع ہوئی ہے اور ان دونوں مسجدوں کی توسیع میں یہ خوشخبری ہے کہ اس سلسلہ کو خدا بہت ترقی دینا چاہتا ہے چونکہ انجمن کے معمولی بجٹ سالانہ میں معمولی اخراجات شامل ہوتے ہیں اسلئے اب ضرورت پڑی ہے اسبات کی کہ اپنے احباب کو اس مسجد کے چندہ کے لئے الگ تحریک کی جاوے عام طور پر ایک تحریک بذریعہ اخبار کی گئی ہے۔ اب آپ کی خدمت میں اس چٹھی کے بھیجنے کی یہ غرض ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس چندہ کے لئے تحریک کریں اور مسجد کی توسیع جلدی کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس مبارک کام کے لئے ہمارے دوست [illegible] بہت سعی کریں گے۔ خدا تعالیٰ [illegible] مسجد کے [illegible] کے وعدے [illegible] جب انسان اپنے گھر کے لئے [illegible] متعلق اسکو علم بھی نہیں ہوتا کہ اس میں کچھ خیر و برکت ہے یا نہیں بہت سا روپیہ خرچ کر دیتا ہے تو ایک مومن کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہی روپیہ خدا کے گھر کے بنانے میں صرف کر دے جو یقیناً اس کے لئے موجب خیر و برکت ہے اور پھر یہ خدا کا گھر بھی وہ گھر ہے جو اس آخری زمانہ میں تمام برکات کا مورد و مصدر قرار پایا ہے اور جسکی بنا اس الہام الٰہی پر ہے

مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ۔

سوا اسکے [illegible] طرح طرح کی آفات اور بلائیں آسمان سے نازل ہو رہی ہیں اسوقت ہر ایک کار خیر میں سبقت کرو تا خدا کی حفاظت تمہارے شامل حال ہو۔ اگر اس تخمینہ میں سے کچھ روپیہ بچ رہا یا چندہ کچھ زیادہ آگیا۔ تو باقی روپیہ بڑی مسجد پر صرف کیا جائیگا کیونکہ وہاں بھی توسیع کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔

نوٹ۔ جہاں جہاں اس چٹھی پر کوئی عملی کارروائی ہو ان احباب سے امید ہے۔ کہ خاکسار راقم کو بھی اس سے اطلاع فرمانے میں دریغ نہ فرماویں گے۔ مگر روپیہ جو جمع ہو بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن میں تشریح کر دیجائے کہ چندہ تعمیر مسجد ہے۔

نوٹ۔ یہ مدنظر رکھا جاوے کہ روپے کی ضرورت جلدی ہے لمبی میعاد کے وعدے چندے کے نہ ہوں کیونکہ لمبے وعدے اکثر پورا ہونے سے ہی رہجاتے ہیں۔

ضروری نوٹ۔ اپنے سلسلہ کی خواتین کو بھی اس مبارک چندہ میں شامل ہونے کی تحریک کیجاوے۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی از قادیان۔ مرقومہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۱ء

آریہ سماجیوں کی صلح کا نمونہ

ہندو و مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق جو آرٹیکل الحکم میں شایع کیا گیا ہے ابھی تک اس کے متعلق کوئی تحریر اتحاد و اتحاد بگاڑنے والوں کی شایع نہیں ہوئی۔ اگر سچے دل سے وہ صلح اور آشتی کے خواہشمند ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ وہ مسلمانوں کی تسلی نہ کریں۔ یہ سوال تو جب طے ہوگا دیکھا جائیگا۔ فی الحال ایک اور گل کھلا ہے جس سے میرے بیان کی تصدیق ہو جائے گی اور صاف معلوم ہو جائیگا کہ آریہ سماجی مسلمانوں کے ساتھ سچے دل سے صلح کرنے کیلئے ہرگز طیار نہیں بلکہ وہ ایک چال چلکر مسلمانوں کو بدنام کرنا چاہتے ہیں اسکا ثبوت پنڈت رام بھجدت چودہری کی وہ تقریر ہے جو انہوں نے گروکل کے سالانہ جلسہ پر ہردوار کی پوتر بھومی میں ہزارہا لوگوں کے سامنے کی ہے۔ اس کے متعلق معزز اخبار زمیندار میں ایک صلح کل نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا ہے جسکو پڑھکر حقیقت کھلتی ہے۔ اس لئے میں اس نوٹ کو درج کرکے مسلمانوں کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ وہ ان چالوں سے آگاہ رہیں۔ وہ نوٹ یہ ہے

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور

لائل پور کے گذشتہ سالانہ جلسہ زمینداران میں جو دہواں دھار تقریریں ہوئی تھیں ان میں سب سے زیادہ پرجوش اور دہڑے کی سپیچ پنڈت رام بھجدت صاحب وکیل لاہور کی تھی جسوقت پنڈت صاحب نے زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ میرے مورث اعلےٰ جنکا نام اٹل علاول خاں تھا پیر میاؤں کے مرید تھے جو اس سرزمین (بار) کے ایک بڑے ولی ہو گذرے ہیں اور اس لحاظ سے دت اور مسلمان ایک ہی ہیں تو انہوں نے ہندو اور مسلمان سامعین کو اپنے نسب نامہ کے اس حیرت انگیز انکشاف سے حیران و ششدر کر دیا اور چونکہ اس انکشاف سے اتفاق اور محبت کی جھلک ایسی صاف طور پر نظر آ رہی تھی کہ گویا ہندو اور مسلمان بالکل ایک ہیں اس لئے سب نے فرط خوشی سے تالیاں بجائیں۔ اور واقعی اس سے بڑھکر پنڈت صاحب اتحاد اور اخوت کا اور کیا ثبوت دے سکتے تھے کہ اپنی تقریر کو واہگوروجی کا خالصہ اللہ اکبر بندے ماترم پر ختم کیا۔ لیکن اگر پنڈت صاحب موصوف وہی پنڈت رام بھجدت

بی۔اے وکیل ہیں جو گروکل کے سالانہ جلسہ میں شریک تھے تو ہمارے ہندو اور مسلمان بھائی یہ سنکر ہکا بکا رہجائیں گے کہ جب ممبران آریہ سماج نے اس سوال کو چھیڑا کہ آیا آریہ سماجیوں کو ہندوؤں کے دائرہ سے نکل کر مسلمانوں اور عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ کھانا پینا چاہئیے یا نہیں تو انہی پنڈت رام بھجدت صاحب نے یہ رائے دی کہ آریہ سماج غیر اقوام کے ساتھ کھان پان رکھنے کی صورت میں ہندو قوم کی ... جو اس وقت اسے حاصل ہے کھو بیٹھے گا اور اس سے اس کی ... حالانکہ ان کے تمام دوسرے آریہ بھائیوں نے ... دائرہ کو وسیع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ادہر تو یہ ... اور مسلمان ایک ہی ہیں اور ادہر تعصب اور نفرت کا یہ اظہار کہ انہی مسلمانوں کو غیر اقوام کے زمرہ میں شامل کردیا۔ وہ نظارہ واقعی قابل دید تھا جبکہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہوکر پنڈت صاحب نے اتفاق پر لکچر دیتے ہوئے فوراً جوش سے اپنا منہ سرخ کرلیا اور داہنے ہاتھ سے چاروں طرف حاضرین کو اپنا زبردست اور خوفناک مکا دکھایا جو اتفاق کی علامت تھی اور کچھ شک نہیں کہ پنڈت صاحب کے اس مکے کو دیکھکر رستم اور اسفندیار کی روح بھی کانپ اٹھی ہوگی۔ غرض پنڈت صاحب اس وقت خود مجسم اتفاق تھے۔ لیکن حقیقت میں یہ ایک تماشہ تھا جسمیں پنڈت صاحب نے اپنا پارٹ بہت اچھی طرح ادا کیا۔ ورنہ پنڈت صاحب کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرانے کی ایسی کیا غرض پڑی تھی۔

راقم ایک صلح کل

مجربات نور دین

حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا نام طبّی دنیا میں جس عزت اور وقعت کی نظر سے لیا جاتا ہے وہ امر ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے آپ کو دینی علوم میں خاص قسم کی قابلیت اور فہم عطا کیا ہے اسی طرح علم طب میں آپ کو خاص مذاق اور حذاقت عطا فرمائی ہے جنہیں اپنے ذاتی اور عام فائدہ کے لئے آپ کے طبی مجربات کو جو ہر قسم کے ڈاکٹری۔ یونانی اور ویدک معالجات پر مشتمل ہیں آپ کی بیاض سے جمع کیا ہے اور آپ ہی کی تجویز اور اشارہ سے اسکو مرتب کیا جسکی اصلاح بھی آپ نے فرمائی۔ یہ سلسلہ ایسا آسان اور عام فہم کیا گیا ہے کہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ہر مرض کے اسباب۔ علامات۔ اور مختلف مجرب اور آسان علاج اسمیں لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب اپنے مضمون کے لحاظ سے کیسی جامع اور مفید ہوگی وہ اسی سے ظاہر ہے کہ حضرت حکیم الامت کے مجربات ہیں ... مجربات قطع نظر اس کے کہ بیش قیمت اور مفید مجموعہ ہے آپ سے محبت رکھنے والوں کے لئے ایک علمی یادگار ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ ہر شخص اس ... مجموعہ کو بہت جلد خرید لے گا۔ فی الحال پہلی جلد طیار ہے قیمت ... علاوہ محصول ...

مفتی فضل رحمان ایڈیٹر الطبیب حاذق قادیان

اطلاع

پلیگ کیوجہ سے پہلے ہی مزدور ملنے مشکل ہو رہے تھے اسپر فصل کی کٹائی کیوجہ سے دوگنی مزدوری پر بھی کل کشتوں کا ملنا مشکل ہوگیا ہے۔ بڑی تکلیف سے یا ... صفحو نمبر طیار ہوا ہے۔ ایک کاتب جسکا لڑکا پلیگ سے فوت ہوگیا تھا اور بعض اور متعلقین بیمار تھے رخصت پر چلا گیا اور ایک پریس کل کشتوں کے نہ ملنے کیوجہ سے قطعاً بند کرنا پڑا۔ ایک پریس ڈبل مزدوری دیکر بمشکل جاری ہے۔

الحکم کیلئے مشین کا آرڈر

سرپرستان الحکم یہ سنکر یقیناً خوش ہوں گے کہ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے ۲۲ر اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک مشین کے لئے **آرڈر** دیدیا گیا ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے کہ اگست سنہ ۱۹۰۷ء تک یا اس سے کچھ پہلے یہ مشین یہاں پہونچ جاوے مشین کا آرڈر میسرز شیخ خدابخش اینڈ سنز لاہور کی معرفت دیا گیا ہے۔ مشین کے آجانے پر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اس کا فضل شامل حال ہوا تو الحکم کی چھپائی کی مشکلات آسان ہوجائینگی۔ بہرحال ساری توفیقیں اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہیں نعم المولیٰ ونعم الرفیق

مشین کیوجہ سے کارخانہ کو ...... کثیر روپیہ کی ضرورت ہے میں الحکم کے سرپرستوں کو اس امر کیطرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اسوقت اسکی اعانت کریں جدید خریدار بہم پہونچا کر انکی قیمتیں بھجوادیں۔ بقایا دار اپنا بقایا بھیجدیں اور آئندہ کی قیمت ارسال کریں۔ مطبع کی تجارتی کتابوں کی فروخت میں سعی کریں۔ خصوصاً حقیقۃ الوحی (جو بہت جلد شایع ہونیوالی ہے) اور تفسیر سورہ بقر کی اشاعت کے لئے تحریک کریں بہرحال جسطرح کسی سے ممکن ہو وہ اس موقع پر اپنے اخبار کو اس قابل بنانے کی سعی کرے کہ وہ اپنا مشین پریس قائم کرسکے۔ اور آخر جو کچھ ہوگا وہ اللہ ہی کے فضل سے ہوگا۔ والسلام

احقر العباد یعقوب علی

طوفانِ بغاوت

پنجاب میں ایک طرف طاعون کا عذاب غضب ڈھا رہا ہے ایسی حالت اور صورت میں چاہئے تھا کہ لوگوں میں رقت اور حسن اخلاق کے ساتھ شرافت۔ خدا ترسی اور فرض شناسی پیدا ہوتی مگر ملک اور اہل ملک کی یہ کیسی بدقسمتی ہے کہ اسے رہنمائی کرنیوالے وہ لوگ ملے ہیں جو اپنے ذاتی اغراض اور عظمت کے خیال کو مدنظر رکھکر بیوقوفوں کو بھڑکا کر تماشا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس طاعونی لہر کے ساتھ بغاوت کے طوفان کے آثار بھی پولیٹیکل آسمان پر نظر آتے ہیں۔ اور اس فساد کی طاعون کے جراثیم ملک میں پہنچانے کی کوشش کیجاتی ہے۔ میں بلا خوف تردید کہونگا کہ ان جراثیم کو پھیلانیوالے ہمارے مہاتما ہندو بھائی ہیں جو ایک طرف تو پانی پن کر پینا چاہتے ہیں اور دوسری طرف انسانوں پر ظلم کرنے کے لئے دلیر اور بیباک ہیں۔

پنجابی اخبار کے مقدمہ کے بعد جو حرکات ظاہر کیگئی ہیں وہ سراسر مآل اندیشی اور انسانیت کے برخلاف ہیں۔ کیا اسی تہذیب و متانت پر یہ کوشش اور آرزو کیجاتی ہے کہ

ہمارا اپنا راج ہو

میں سچ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا اور اس امر کی پروا نہیں کرتا کہ یہ شوریدہ سر مجھے گالیاں دیں گے اور اگر ان کے بس میں ہو تو وہ حملہ کرنے پر بھی آمادہ ہوں لیکن اس وقت میرا اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو آگاہ کروں کہ وہ ایسے شرمناک طریقوں سے پرہیز کریں اور مسلمانوں کے لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ اپنی زیر اثر جماعتوں کو ایسے تمام جلسوں اور تحریکوں سے بالکل الگ رہنے کی ہدایت کریں۔

ان ہندوؤں کی شیریں سخنیوں اور لجاجت پر ہرگز نہ جانا یہ جسطرح انگریزی قوم کے دشمن ہیں اسیطرح مسلمانوں کے بدخواہ ہیں۔ کیا انہیں میں کا وہ رام بہجدت چودہری نہیں جو ایک طرف اللہ اکبر کے نعرے مارتا ہے اور جب گوروکل میں جاتا ہے تو اسکی پوزیشن بدل جاتی ہے یہ نیش زنی کریں گے اور مسلمانوں کو جو ہر طرح سے قابل رحم ہیں بدنام کرنیکی کوشش کریں گے اسلئے یہ وقت ہے کہ مسلمان ان سے بالکل الگ ہو جائیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ انسانیت کا برتاؤ ان سے نکریں نہیں جہانتک انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے وہ کرو۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو کسی کی مدد کر سکتے ہو کرو مگر

ایسی شرمناک تحریکوں میں شامل مت ہو

ہمارے لیے خیر اور برکت اسی میں ہے کہ ہم

شاہِ وقت کی پوری اطاعت کریں

احمدی قوم کے لئے خصوصاً یہ نازک وقت ہے اگرچہ اسکی تعداد چار لاکھ کے قریب ہے لیکن تیس کروڑ کے مقابلہ میں اسکی کیا ہستی ہے۔ مسلمان اس سے دشمن اور ہندو اس سے بیزار باوجود اسکے بھی میں بڑی مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ یہ قوم شاہِ وقت کے متعلق اپنے فرض کو خدا کے فضل سے خوب شناخت کرتی ہے کیونکہ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو

تاجِ برطانیہ کا دلی خیر خواہ ہے

اپنی شرائطِ بیعت میں دوسری ہی شرط یہ رکھی ہے کہ

ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا

پس جبکہ ایک مخلص مرید کے لئے یہ ضروری ہے کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا تو میں اس موقع پر یہ ظاہر کرنے کا فخر ہے کہ

احمدی قوم قطعاً ایسی شرمناک تحریکوں میں شامل نہیں

تجربہ نے بتلا دیا ہے کہ گذشتہ موقع پر جب طالبعلموں نے سٹرائک کیا تو احمدی طلبا ایسی تمام تحریکوں سے الگ رہے اور انشاء اللہ گورنمنٹ دیکھ لیگی کہ

احمدی قوم ایسی تحریکوں کو قطعاً ناپسند کرتی ہے

ہمارا کوئی فرد ہمیں شامل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہوگا۔ تمام احمدی یاد رکھیں کہ خواہ لالچ سے یا دھمکی سے ایسی تحریکوں میں تمہیں شامل ہونے کے لئے کہا جاوے مگر ایسے لوگوں کی قطعاً پروا نہ کرو۔ اسلئے کہ تمہارا امام ان باتوں کو سخت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور ہم ان برکات اور احسانات کو کبھی بھول نہیں سکتے جو تاجِ برطانیہ کی بدولت ہمیں حاصل ہیں۔

ان مسلمانوں کی سخت نادانی ہوگی جو ایسے لوگوں کے شامل ہوں جو ایک جانور کو اشرف المخلوقات انسان پر ترجیح دیتے ہیں۔

اگر ہمارے ہمسائے اس سے بیزار ہوتے ہیں تو ہوں

انا برئ منکم

ہم سے کبھی نہیں ہو سکتا کہ ناشکری اور غداری کا ہم پاک جیبوں میں تم کو اس رو کا نہیں جاتا کہ ادب اور عجز کے ساتھ اپنے معروضات پیش کرو۔ گورنمنٹ سننے کو آمادہ ہے لیکن بیحیائی اچھی نہیں جو کیجاتی ہے کیا یہ پولیٹیکل لیڈر پسند کرتے ہیں کہ انکی اولاد انکے سامنے شوخی کرے یہ پھر گورنمنٹ انگلشیہ کی مہربانیوں اور عطوفتوں کا یہی ثمرہ ہے جو شوریدہ سر لڑکوں کو لیکر دکھایا جاتا ہے۔ کچھ تو شرم کرو۔

مسلمان ناقابل عفو غلطی کریں گے اگر ایسی تحریکوں میں حصہ لیں مسلمان اخبار نویسوں اور لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ قوم کو آگاہ کریں اور اس طوفان بے تمیزی کے سیلاب سے الگ رہنے کی ہدایت کریں۔

آسمان بار دنشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں نشانات کی وہ بارش ہو رہی ہے کہ ان کا شمار بھی مشکل ہو گیا ہے کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدس کو یہ الہام ہوا تھا

اردت زمان الزلزلہ

میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آ جاوے۔

اسپر یہ نوٹ دیا گیا تھا اس سے کسی معمولی زلزلہ کیطرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ انہیں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آ گیا معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ وحی الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء ۶ و ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں چھاپی گئی اور ایسا ہی اخبار بدر میگزین۔ تشحیذ الاذہان وغیرہ رسایل میں بھی قبل از وقت شایع ہوئی۔ چونکہ اسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک زلزلہ کا وقت قریب آ گیا ہوا معلوم ہوتا ہے اسی کے موافق ۱۲ اور ۱۳ اپریل کی درمیانی شب کو ۱۲ بجے کے قریب پنجاب کے اکثر مقامات میں زلزلہ آیا۔ اور یوں خدا کا کلام پورا ہوا۔

اس کے متعلق بعض خطوط کا خلاصہ یہ ہے۔

کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہیں۔ ایک سخت دھکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی سبحان اللہ ہمارے امام کی باتیں لفظاً بلفظ پوری ہو رہی ہیں۔

میاں غلام رسول تبسم سب انسپکٹر شستی بگھیانہ ضلع جھنگ سے لکھتے ہیں۔

شب گذشتہ کو ۱۱ بجے بعد رات کے یہاں بڑا زلزلہ آیا عام لوگ جو سو گئے تھے وہ جاگ کھڑے ہوئے اور بھاگ کر مکانوں سے باہر نکل آئے۔ چڑیاں جنگی گھونسلے چھتوں میں تھے گر پڑیں پہلے آہستہ آہستہ زلزلہ شروع ہو کر پھر ایک بڑا دھکا۔ کہاں ہیں وہ ماہرین جنکا دعوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد اب مدتوں تک کوئی بڑا زلزلہ نہیں آئیگا اور کدھر ہیں منکرین دیکھیں کہ خدا کی باتیں کسطرح پوری ہو رہی ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک آسمان سے نشانات کی بارش ہے اب کیا کسر رہی ہے عجیب عجیب نشانات پورے ہو رہے ہیں۔

پشاور سے ایک بھائی لکھتے ہیں کہ گیارہ بجکر بیس منٹ پر بہت زور سے زلزلہ آیا ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء بروز ہفتہ ڈیڑھ یا دو منٹ تک رہا۔

ایسا ہی سیالکوٹ سے مکرمی سید حامد شاہ صاحب اور لاہور سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے اور بعض دوسرے مقامات سے ایسی ہی خبریں آئی ہیں....

ہفتہ وار نصف لاکھ سے زیادہ موتیں

گو کمبخت طاعون ہندوستان میں ۱۸۹۵ء میں شروع ہوا تھا مگر اس سال میں طاعونی اموات کا کوئی حساب نہیں رکھا گیا تھا لیکن ۱۸۹۶ء سے گورنمنٹ نے

اموات کا حساب رکھنا

شروع کر دیا جسکی تفصیل اپریل ۱۹۰۶ء تک حسب ذیل ہے۔

سال					تعداد اموات طاعون
۱۸۹۶ء	..	..	..	..	۱۷۰۴
۱۸۹۷ء	..	..	..	..	۵۶۰۵۵
۱۸۹۸ء	..	..	..	..	۱۰۱۸۵۳
۱۸۹۹ء	..	..	..	..	۱۳۴۷۸۹
۱۹۰۰ء	..	..	..	..	۹۳۱۵۰
۱۹۰۱ء	..	..	..	..	۲۷۳۶۷۹
۱۹۰۲ء	..	..	..	..	۵۷۷۴۲۷
۱۹۰۳ء	..	..	..	..	۸۵۱۰۲۶۳
۱۹۰۴ء	..	..	..	..	۱۰۲۲۲۹۹
۱۹۰۵ء	..	..	..	..	۹۵۰۸۶۳
۱۹۰۶ء (صرف جنوری سے اپریل تک)					۱۷۰۰۰۰

لیکن ۱۹۰۶ء ۱۹۰۵ء سے تعداد اموات کے لحاظ سے کسیقدر کم رہا۔

مگر ۱۹۰۶ء یقیناً اپنے سب ماسبق سالوں سے اموات میں گوئے سبقت لیجائیگا

کیونکہ اسکی صرف ایک ہفتہ کی اموات کی کیفیت جو ذیل میں درج کیجاتی ہے بیحد ہولناک ہے۔

ترپن ہزار سے زیادہ موتیں

صرف ایک ہفتہ کی طاعون کی کارگذاری سنگدل سے سنگدل شخص کے رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی ہے کیونکہ ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء کے اندر تمام ہندوستان میں حسب ذیل اموات درج کیگئی ہیں۔ یعنی ۵۳ ہزار ۸ سو ۷۹ (ترپن ہزار آٹھ سو اناسی) اور (۵۳۶۸۱) موتیں ہوئیں جسکی تفصیل مختلف صوبجات کے لحاظ سے یہ ہے۔ احاطہ بمبئی (۴۰۰۶) مدراس (۱۲) بنگال (۳۸۶۷۰) صوبجات متحدہ (۱۵۱۶۲) پنجاب (۲۷۹۰۰) مشرقی بنگال میں کوئی موت نہیں ہوئی۔ صوبجات متوسطہ (۱۵۱۹)۔ وسط ہند (۲۲۴) راجپوتانہ (۲۵۳ ہفتہ ماسبق میں) کشمیر (۲۲۹۔ صوبہ سرحد شمال مغربی (۲) برہما کی کیفیت موصول نہیں ہوئی تھی۔ اور ذیل کے اضلاع میں ہفتہ کی اموات ایک ہزار سے متجاوز ہوئیں۔ سارن (۱۷۴۹) مظفر نگر (۴۴۹۷) بلیا (۱۳۳۸) انبالہ (۱۵۵۹) لودہانہ (۱۲۷۹) رہتک (۱۷۵) جالندہر (۲۱۹۰)۔ فیروزپور (۱۲۷۸)۔ گورداسپور (۱۲۵۵)۔ لاہور (۱۵۱۷) گوجرانوالہ (۵۲۱۹) سیالکوٹ (۳۲۶۷) گجرات (۱۵۱۶) اور ریاست پٹیالہ (۱۱۰۶) ✤

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تمام ہندوستان میں پنجاب میں سب سے زیادہ طاعون ہے اور اس کے بعد صوبجات متحدہ میں گو بلحاظ ایک ضلع کی کثرت اموات کے ضلع مظفر نگر سب سے بڑہا ہوا ہے جہاں ایک ہفتہ کے اندر

بیس ہزار اموات ایک ضلع میں

ہوں بعض بعض شہر اور دیہات تو بالکل ویران اور برباد ہو رہے ہیں۔ ضلع مظفر نگر کا کیا حال ہوگا کہ جہاں بیس ہزار کے قریب اموات ایک ہفتہ میں ہوئیں۔ جبکہ ضلع گوجرانوالہ میں اُلو بول گیا ہے اور کئی گھر بالکل بند ہوئے ہیں اور خاندان برباد ہو گئے ہیں کہ جہاں کی ہفتہ وار اوسط سوا پانچ ہزار ہے اور مجھے ذاتی علم سے معلوم ہے کہ وہاں لوگوں کی کیسی ناگفتہ بہ حالت ہے۔ ایک صاحب نے جو دو روز کے لئے اپنے گھر گوجرانوالہ میں ایسٹر کی تعطیلات میں گئے تھے بیان کیا کہ قبرستان میں جنازوں کی یہ کثرت ہے کہ بعض لوگ ایک جنازے کے ہمراہ جاتے ہیں۔ چار چار چھ چھ گھنٹے قبرستان سے واپس نہیں آ سکتے۔ کیونکہ جنازوں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ اور وہ یکے بعد دیگرے سب میتوں کے جنازے پڑھتے رہتے ہیں۔ اور یہی حال لاہور کے قبرستان میں ہے۔

خاص لاہور میں بھی کہ جہاں روزانہ وارداتوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ (۱۴۰) تک سرکاری طور پر بھی درج رجسٹر ہو چکی ہے۔ چھوٹا موٹا

نمونۂ محشر برپا ہے

قبرستان اور مرگھٹ کیطرف لاشوں کا تانتا بندھا ہوا ہے کسی کو اپنی سلامتی پر ذرا بھروسہ نہیں رہا۔ کاروبار آدھے تہائی بمشکل چلتے ہیں۔ کارخانہ پیسہ اخبار میں حاضری کا اوسط نصف کے قریب رہگیا ہے۔ یہی حال باقی سب کاموں کا ہوگا۔ لوگ شہر کے اندر سے بھاگ بھاگ کر بیرونی حلقوں میں یا باہر کوٹھیوں میں جا رہے ہیں لیکن نہ اتنی کوٹھیاں ہیں اور نہ دیگر محفوظ مکانات اتنے ملتے ہیں کہ جہاں سب لوگوں کی گنجایش ہو سکے۔ اسوقت لوکل گورنمنٹ اور پلیگ کمیٹی کو ان لوگوں کو طاعون زدہ مقامات سے دور پناہ بہم پہونچانے میں مدد دینی چاہیئے اور لوگوں کے ذہن نشین کرنا چاہیئے کہ طاعون کا بہترین علاج یہی ہے کہ وہ

طاعون زدہ لوگوں اور علاقوں سے علیحدہ رہیں!

اسمیں کوئی شک نہیں کہ طاعون کا بہترین اور حکمی علاج اب تک معلوم نہیں ہوا۔ اسلیئے بہت لوگوں کا اس وبا سے مرنا ضروری ہے لیکن جسقدر متفرق علاج اور احتیاطیں اب تک معلوم ہو چکی ہیں اُنپر بھی عوام الناس کاربند نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اس میں زیادہ تر قصور اُن کے تعلیم یافتہ راہنماؤں کا ہے جو

اپنا فرض ادا نہیں کرتے

میرے خیال میں اسوقت لاہور میں تعلیم یافتہ اہل شہر کا ایک بہت بڑا جلسہ ٹاؤن ہال یا کسی دوسرے مکان پر ہونا چاہیئے تاکہ اہل شہر کی اس مصیبت پر غور کر کے کچھ تدابیر فیصل کرے۔ بیسیوں چھوٹی موٹی باتیں اہل شہر کو دو دو پیسکتی ممکن ہے۔ جو کا حقہ نہیں دیجا رہی ہے ایسا جلسہ اب بھی بہت جلد ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ انڈین ایسوسی ایشن لاہور نے اس طرف کچھ توجہ کی ہے اور چندہ کا اپیل کیا ہے۔ یہ بہت اچھا کام ہے۔ مگر انڈین ایسوسی ایشن کو ایک عام جلسہ ہی کرنا چاہیئے تاکہ حالات موجودہ پر بحث کر کے کچھ تدابیر اختیار کیجا سکیں۔ (روزانہ پیسہ)

(الحکم) اس نمونہ قیامت کو دیکھکر کون دل ہے جو نہ تھرا نہیں اٹھے گا۔ ۱۸۹۸ء میں جب طاعون کے ملک میں بشدت پھیل جانے کی پیشگوئی کی تھی، اسوقت اسی ہمعصر پیسہ اخبار نے ہنسی اڑائی تھی اور پھر جب لاہور میں اس آفت کے آنے کی خبر دی گئی تو پیسہ اخبار نے لکھا تھا کہ لاہور اس بلائے محفوظ رہا کہ پیسہ اخبار کا ناچیز ایڈیٹر اس میں موجود ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر ہزاروں آدمی آئے اور لاٹ صاحب کے تبادلہ کی وجہ سے بھی بڑا اژدہام ہوا۔ مگر لاہور محفوظ رہا پیسہ اخبار سنت اللہ سے محض ناواقف تھا اور رہے اور اسکو

تغییر نہیں کہ

دیر گیر و سخت گیر د مر ترا

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ۔اب جبکہ سال گذشتہ میں یہ اعتماد کر لیا گیا تھا کہ طاعون سے ملک بالکل پاک ہو جائے گا خدا تعالیٰ نے اپنا کرشمہ قدرت دکھایا اور اس قہری تجلّی کی چمک سے دنیا کو حیرت زدہ بنا دیا۔
وہی لاہور ہے جسکی نسبت خود پیسہ اخبار کا ایڈیٹر لکھتا ہے کہ

نمونہ محشر برپا ہے

بہر حال پیسہ اخبار کے ایڈیٹر اور ہو کثرت سے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹلا نہیں کرتیں۔ اسوقت بہت ہی نازک دن ہیں اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جاوے۔ اب وقت ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور پوری نیاز مندی کے ساتھ

یا مسیح الخلق عدوانا

کہتے ہوئے خدا کے برگزیدہ مامور کیطرف رجوع کریں اور اس علاج پر کاربند ہوں جو اس نے خدا تعالیٰ کی وحی سے اطلاع پا کر بتایا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اس کے سوا اور کوئی چارہ اور راہ نہیں۔ اس مرتبہ طاعون کے ذریعہ جسقدر اموات پنجاب میں ہو رہی ہیں وہ نہایت ہی ڈراونی تعداد ہے۔ ایک ہفتہ میں نصف لاکھ سے زیادہ موتوں کی تعداد ایسی تعداد نہیں جو گورنمنٹ کو بھی متحیر نہ کر دے۔ اسلئے اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہیں کہ ایک ہفتہ کے اندر

نصف لاکھ سے زیادہ رعایا گورنمنٹ کی حلقہ اطاعت سے کم ہو جاتی ہے

پس اس سے تمدن تجارت اور دوسرے امور پر جو اثر پڑ رہا ہے وہ ایسا نہیں کہ سرسری نظر سے دیکھا جائے گورنمنٹ کیا کر سکتی ہے؟ یہ خود اس کا اپنا کام ہے۔ ہاں میں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ وقت ہے کہ لوگوں کو پوری مدد دیجاوے اب لوگ سیگریگیشن کی اہمیت اور ضرورت کو بھی سمجھنے لگے ہیں اور ایک حد تک یہ طریق مفید بھی ثابت ہوا ہے۔ نہیں اسکے لئے اور ضروری ادویات کے لئے کثیر التعداد روپیہ منظور کرنا چاہیئے۔ اور ناظم ایسے لوگ ہیں جو اپنے اخلاق عادات کے لحاظ سے متمیز ہوں۔ گورنمنٹ سے جہانتک اس بات کا تعلق ہے اس حد تک گورنمنٹ اپنی رعایا کو مدد دے اور رعایا کا فرض ہے کہ وہ صدق دل اور نیک نیتی سے گورنمنٹ کی تدابیر انسداد کو عمل میں لاوے یہ تو جسمانی طریق اصلاح کا ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس امر کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ طاعون کی اصلی جرم انسان کی عملی تبدیلی سے ہلاک ہوں گے۔
جہاں سینکڑوں دوسرے علاج کئے ہیں کیوں متفق ہو کر اس طریق علاج کا تجربہ نہیں کیا جاتا۔

جو خدا کا مامور بتاتا ہے

کیا اس علاج میں کوئی نقصان اور ہرج ہے؟ کیا وہ روپیہ پیسہ کے لحاظ سے بہت قیمتی ہے؟ نہیں وہ تو ایسا علاج ہے کہ ہر شخص آسانی سے اختیار کر سکتا ہے۔ وہ کیا؟

خدا تعالیٰ سے سچی صلح

سچ یہ ہے کہ اب اگر کوئی علاج کارگر ہو سکتا ہے تو وہ

جز دعائے بامداد و گریہ اسحار نیست

کے مضمون کے اندر ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھاسکیں کیونکہ ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ نعم المولیٰ ونعم الرفیق۔ ضد اور عداوت کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے جو خدا کا مامور بتاتا ہے

ایک آریہ اخبار فحش نویسی کے جرم میں

آگرہ کا اخبار مسافر (جو لیکھرام آریہ مسافر کی یادگار میں نکالا گیا ہے) جیساکہ ناظرین کو معلوم ہے فحش نویسی کے جرم میں ماخوذ ہے اور اس پر سرکار کیطرف سے مقدمہ چلایا گیا ہے مگر راستی کا دیوتا اور روشنی کا فرزند پرکاش اصل حال کو چھپا کر جہاں اسلامی اخبارات کو بد تہذیب قرار دیتا ہے وہاں مسافر پر اس مقدمہ کی وجہ مسلمان بتاتا ہے۔ اور اصل غرض اسکی یہ ہے کہ مسافر و شفیقیں فنڈ میں آریہ لوگ روپیہ بھیجیں۔ مجھے اس سے بحث نہیں کہ آریہ اسکو روپیہ بھیجیں یا نہ بھیجیں یہ وہ جانیں اور ان کا کام لیکن اتنا انکو سوچ لینا چاہیئے کہ اس کے دوسرے الفاظ میں یہی معنے ہیں کہ وہ اس فحش نویسی کے حامی اور مسافر کے ایڈیٹر کو زیادہ بے باک بنانے کے محرک ہیں۔ کیا وہ اسی کرتوت پر مسلمانوں سے صلح کرنی چاہتے ہیں اور یہی اصول اتحاد ہے مسلمانوں نے تو نہایت صبر اور برداشت سے مسافر کی ناپاک اور گندی تحریروں کو دیکھا۔ لیکن گورنمنٹ کے انصاف نے اسے مجبور کیا کہ وہ ایسی فحش تحریر و بیر نوٹس لے۔ انہیں مسلمانوں کو الزام دینا ہی کمینہ رویہ ہے پرکاش کو ایسی طرز اختیار کرنے سے محترز رہنا چاہیئے۔

کیا گوروکل کے پنڈال میں جھوٹ بولا گیا؟

مہاتما پارٹی کی تعلیمی انسٹیٹیوشن گوروکل کے سالانہ جلسہ پر ۱۳؍مارچ ۱۹۰۷ء کو جو آریہ کانفرنس ہوئی اس کا مضمون غیر مت والوں سے ہمارا برتاؤ تھا اس مضمون پر مہاتما پارٹی کے لیڈروں نے تقریریں کیں ان میں ماسٹر رام دیو صاحب نے کہا کہ "ہمارا طریقہ تحریر اور تقریر اسقدر ناموزوں ہے کہ ہمیں تبدیلی کرنیکی سخت ضرورت ہے" اور ایسا ہی لالہ منشی رام صاحب نے جو اس مجلس کے میر مجلس تھے کہا کہ "اتنا ضرور ہے کہ غیر مذہب والوں کو سخت الفاظ سے مخاطب نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ دیدک دہرم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور عیسےٰ (علیہ السلام) کو سخت الفاظ میں مخاطب ہونیسے اُنت نہیں ہو سکتا"
غرض متفق طور پر یہ تسلیم کیا گیا کہ آریہ سماج کا طریقہ تحریر و تقریر غیر مذاہب کے متعلق قابل اصلاح ہے اور موجودہ حالت قابل اعتراض ہے لیکن پرکاش کا ایڈیٹر جلسہ میں موجود ہونے کے باوجود اور خود ہی روئداد کو شایع کرنے کے باوجود مسلمانوں پر الزام لگاتا ہے کہ وہ بد تہذیبی سے کام لیتے ہیں۔ پرکاش کے ایڈیٹر کو شرم کرنی چاہیئے۔ یہ بد تہذیبی آریوں کو مبارک ہو۔ آریوں کے پاس اور ہے کیا جو وہ پیش کریں گے آجکل ایک نیوگ ہے اس کے فضایل بیان کرتے رہیں کون انہیں منع کرتا ہے

آریوں کی اس کانفرنس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

جبکہ گوروکل کے پنڈال میں آریوں کے طرز تحریر و تقریر کو بدل دینے پر متفق آواز اٹھائی گئی ہے تو کیا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پنڈت لیکھرام کی کتابوں کی اشاعت بند کر دیجاوے اور ستیارتھ پرکاش کا جو دہواں سمولاس

نکالدیا جاوے؟ اور آیندہ بے باک آریوں کے منہ میں لگام دیدیا جاوے؟ اور آریہ سماج کا روش بدل دیا جاوے؟ یہ تجربہ بتائیگا اور ہم دیکھیں گے!

وہ جو خدا کیطرف سے ہے اُسے کون ضایع کرسکتا ہے

احمق انسان قدرت کا مقابلہ کرنے میں اپنی بہادری ظاہر کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ اپنی جان پر ظلم کرتا اور دانشمندوں کے لئے ایک مضحکہ بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مامور ومرسل کو کوئی انسانی طاقت کبھی مٹا نہیں سکتی اور نہ اسکی کارروائیوں اور مقاصد میں روک پیدا کرسکتی ہے وہ ایک پہاڑ ہوتا ہے جو اس سے ٹکر مارتا ہے وہ اپنا سر پاش پاش کرکے وہی ہلاک ہوجاتا ہے اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا۔ پرکاش کے ایڈیٹر نے قادیان کے کٹر آریوں سومراج اور اچھر چند کے مرنے پر اظہار افسوس کے ضمن میں لکھا ہے۔

"وہ پنڈت سومراج اور لالہ اچھر چند کی ذات کے ساتھ ہمعصر شبھ چنتک کی ذات وابستہ تھی اسلئے قدرتی طور پر انکی موت کے ساتھ اخبار کی ہی موت سمجھنی چاہیئے۔ لیکن ہماری رائے میں ضلع گورداسپور کے آریہ بھائیوں کا فرض ہے کہ جسطرح ہوسکے ایسی حالت میں اخبار کو جاری رکھیں کیونکہ جس پاکھنڈ کے ناش کے لئے شبھ چنتک کا جنم ہوا تھا وہ پاکھنڈ اسوقت تک قائم ہے اور اگر اخبار بند ہوگیا تو ممکن ہے کہ مرزائی بھولے بھالے بھائیوں کو اپنے دام تزویر میں لے آویں لوگوں کو مرزا کے فریب سے آگاہ رکھنے کے لئے لازمی ہے کہ شبھ چنتک کی ہستی قایم رہے۔"

پرکاش کا ایڈیٹر جو اپنے مضمون مفہوم کے نام سے اگنی کا فرزند کہلا سکتا ہے (تیسرے نیوگی خصم سے مراد نہیں) اس سلسلہ کو پاکھنڈ قرار دیتا ہے اور اسکو ناش کرنے کے لئے شبھ چنتک کی ہستی لازمی بتاتا ہے۔ کاش وہ گھر میں پہلے سے سوچ لیتا کہ اس پاکھنڈ کو ناش کرنے کے لئے اٹھنے والوں کا کیا حشر ہوا اور واقعات نے کس کو پاکھنڈ قرار دیا۔ لیکھرام کس دم خم کے ساتھ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو مٹانے کے لئے اٹھا اور تین سال کے اندر سلسلہ اور اس کے بانی کے مٹ جانے کی پیشگوئی کرگیا مگر آج لیکھرام کی ہڈیاں بھی نظر نہیں آتی ہیں کیا پرکاش کا ایڈیٹر بتا سکتا ہے کہ وہ کہاں ہے؟ کسی نے کیا بادیہ نشین سومراج کو پکڑ کر کہہ سکتے کہ لیکھرام جی مہاراج اس میں براجتے ہیں تو اسکو کوئی عقلمند تسلیم نہیں کرے گا۔ وہ جو خدا کے مامور کو مٹانے کو اٹھا تھا خود مٹ گیا۔ اور ابتر بے نام ونشان ہوکر مرگیا۔ اور اولاد نہ ہونے کی وجہ سے ہی نجات سے محروم رہا مگر وہ جسکو پاکھنڈ کہتے تھے وہ حق ثابت ہوکر اٹل پہاڑ کیطرح قایم ہے اور بڑے زور کے ساتھ اسکی ترقی کی موجیں بہ رہی ہیں جسکو اب کوئی طاقت روک نہیں سکتی پھر پرکاش کے ایڈیٹر کے خیال کے موافق شبھ چنتک کا جنم اسی غرض کے لئے ہوا؟ اس نے کیا کیا؟ اس سلسلہ کو مٹانے میں کہاں تک کامیاب ہوا؟ خود مٹ گیا اور اپنا نام ونشان مٹا گیا۔ اور سلسلہ کے باغ میں کھاد کا کام دے گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے کمریں باندھ کر اٹھے اور ناکام نامراد رہکر یا تو گمنام ہوگئے یا انکا نام ونشان مٹ گیا۔

میں اس سے ناراض نہیں کہ آپ اخبار کو جاری نہ کریں کریں اور شوق سے کریں اوروں کو ابھارنے سے کیا فایدہ کیوں خود ہی بوریا بستر اٹھا کر قادیان میں ڈیرا نہیں لگا دیتے۔ تاکہ نیوگ نہ کرانا پڑے (یعنے تمہاری مخالفت سلسلہ کا کام نہ تو خود ہی کرو) اور رائے شوسنگھ یا بخشیش سنگھ ہی کو ابھارنے کی نوبت نہ آئے۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے مامور کے مقابلہ میں جو آیا اور

جب آیا وہ ذلیل ورسوا ہوا اور ہوگا اس متواج دریا کو کوئی تنکا روک نہیں سکتا جو ایسی بیہودہ حرکت کرے گا وہ خود بہ جائے گا ایک شبھ چنتک کیا اگر تمہارے چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اکیلے اکیلے اور سب کے سب اکٹھے ہوکر انسانوں کی صورت میں یا سوروں اور بندروں اور بھیڑیوں کی جون میں حملہ کریں پھر بھی وہ اس

پہاڑ کو جنبش نہیں دے سکیں گے

کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا مرسل ہے اور اس کے لئے وعدہ الٰہی یہی ہے

سیھزم الجمع ویولون الدبر

سخت احتیاط مطلوب ہے

انگریزی تہذیب کیطرف ہز مجسٹی امیر کابل کا میلان طبع ذیل کے واقعہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ مدراس میل کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مس لشبی جن کو حال میں امیر صاحب نے بیگمات کی تعلیم کے لئے ملازم رکھا ہے ۲۶ر مارچ کو اوٹاک منڈ سے کنور پہنچیں اور اپنی خدمات کا چارج لینے کے لئے بذریعہ میل براہ پشاور کابل کو روانہ ہوگئیں۔ ان کے ساتھ ایک جرمن خادمہ اور دو کتے ہیں جو ضرورت کے وقت معقول باڈی گارڈ ثابت ہوں گے۔ افغانی معاملات کی تاریخ میں یہ تعیناتی ایک نیا باب ہے کیونکہ مس لشبی محض اسی غرض سے کابل جارہی ہیں کہ بیگمات کو انگریزی طرز پر ہز مجسٹی کے خانگی انتظامات کی تعلیم دیں۔ اور انگریزی طریق پر مہمانوں کی خاطر ومدارات کے اصول سکھائیں مس موصوفہ ہر طرح اس عہدہ کی اہل ہیں کیونکہ گانے بجانے میں اُن کو خاص مہارت ہے اور زباندانی میں بھی اچھا ملکہ ہے۔ امپیریل گورنمنٹ کی ذمہ واری پر مس موصوفہ کابل گئی ہیں۔"

مولائے عبدالعزیز والی مراقش کی مثال اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ غالباً امیر کابل بھی اخباری دنیا کے ایسے موٹے واقعہ سے بیخبر نہوں گے مولائے موصوف کو اپنی رعایا میں کیوں ہر دلعزیزی حاصل نہیں ہوئی؟ محض اسوجہ سے کہ انہوں نے پبلک کی فیلنگز کی پروا نہ کرکے بالکل صاحب لوگوں کی سی بود وباش اور معاشرت اختیار کرلی۔ لوگوں کے دلوں سے انکی مذہبی فرمانروا ہونے کا وقار اٹھ گیا۔ ہز مجسٹی امیر کابل کو بھی جو اسلامی دنیا میں حضرت خلافت پناہی اور سلطنت ایران کے بعد تیسرے درجہ پر ہیں اور جن پر ایک کثیر اسلامی آبادی کی عظمت واحترام کی نگاہیں پڑتی ہیں۔ نیا راستہ اختیار کرنے میں۔ جو اپنی ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے نہایت دلکش ہے نہایت حزم واحتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور جبتک افغانی پبلک جنرل تعلیم سے بہرہ اندوز نہو۔ ان کو چاہیئے کہ اُنہی نشانات معروفہ کو تمادی راہ بنائیں جو امیر مرحوم نے قایم کردیئے ہیں۔

(وکیل)

آتشی ستارہ کا نمودار ہونا

سول ملٹری گزٹ کا ایک نامہ نگار کہتا ہے کہ گذشتہ اتوار کے دن پونے پانچ بجے شام کے ایک سنگ شہابی آسمان سے گرا۔ جو بہت ہی درخشاں تھا۔ راولپنڈی میں اسکا رخ جنوب مشرق کی جانب تھا گو دہوپ تھی۔ پہر بھی روشنی بہت تیز تھی اگر رات کے وقت گرتا تو ایک مافوق العادت منظر دیکھنے میں آتا۔ اس کے متعلق آج پیسہ اخبار کے متعدد نامہ نگاروں کے خطوط درج کئے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ پنجاب کے اکثر حصوں میں یہ قدرتی کرشمہ دیکھا گیا ہے۔

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ ۳۱ مارچ کو بوقت ۵ بجے شام بطرف مشرق ایک دمدار ستارہ کیطرح ایک آتشی ستارہ ۲ منٹ تک آسمان پر نمودار رہا۔ اس کے بعد ایک دہواں سا ہو گیا۔ اسکی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کیا شے تھی یہی کیفیت کئی دیہات میں بھی دیکھی گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے تمام احوال سے آگاہی ہو تو تحریر کریں۔ کیونکہ ہمارے علاقہ میں کئی طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ مرزائی صاحبان کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ آسمان سے ایک نشان عنقریب ظاہر ہوگا جو ۲ مارچ سے یکم اپریل ۱۹۰۷ء تک ظاہر ہوگا۔ کئی صاحبان کہتے ہیں کہ پہاڑ پھٹ گیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ توجیوں نے گولہ آسمان پر چڑہایا ہے۔ (محمد عبداللہ خان از حافظ آباد)

تحصیل جہلم۔ ۳۱ مارچ کو بروز اتوار تقریباً ۴ بجے شام کو ایک شعلہ آتشی آسمان پر مغرب سے نمودار ہو کر مشرق کی طرف جا کر غائب ہو گیا۔ اور ذرا دیر ایک بادل سا نظر آیا۔ حالانکہ آسمان بالکل صاف تہا۔ یہ خدائی قدرت دیکھ کر سب حیران رہ گئے (محمد خان نائب مدرس ٹہمری ضلع جہلم)

سنگھنل ریاست جموں۔ کل شام ۴ بجے عجب قدرت دیکھنے میں آئی میں سایہ میں بیٹھا ہوا کتاب پڑھ رہا تہا کہ کتاب کے صفحہ پر بجلی کیطرح چمک پڑی چونکہ مطلع بالکل صاف تہا اوپر نظر اٹھا کر جو دیکھا تو ایک دہوئیں کی لکیر لمبی جسطرح کہ آتشبازی کی ہوتی ہے اسطرح کی نظر آئی جو کہ پہیل رہی تہی دو منٹ کے بعد اس قسم کی آواز اس دہوئیں کے اندر سے آئی جسطرح کئی توپیں فاصلہ پر اکہٹی چلی ہوں اور یہ آواز نصف منٹ تک رہی۔ سب لوگ خوف زدہ ہو رہے ہیں۔ کوئی صاحب اگر کچھ وجہ بتا سکیں تو درج اخبار فرمادیں۔ (دیکھشی کرتار سنگہ رونہ ٹہیکہ دار)

کاس والہ۔ (ضلع گوجرانوالہ) ۳۱ مارچ کو ۴ بجے دن کے شمالی جانب سے ایک گولہ سرخ و نیلے رنگ کا آسمان سے گرتا ہوا معلوم ہوا۔ جسکو دریافت کیا گیا یہی معلوم ہوا کہ اسجگہ گرا ہے۔ حالانکہ معلوم نہیں کہ کس جگہ میں وہ ستارہ گرا ہے۔ اس ستارہ کے متعلق جو کچھ حالات آپ کو معلوم ہوں بذریعہ پیسہ اخبار تحریر فرماویں۔ (محمد ۔۔۔ اللہ از کاس والہ)

پنڈی گہیب۔ کل ۳۱ مارچ بوقت ۴ بجے شام قریب موضع کہڑ تحصیل پنڈی گہیب ایک شعلہ جو کہ قریب ایک نیزہ کے لمبا تہا اور اس کا سرا خرد بٹ کی مانند تہا اور پیچہے سے دم کی مانند تہا آسمان سے گرا۔ اور اسی وقت اور اسی قسم کا شعلہ موضع اخلاص میں بھی اسی تاریخ کو آسمان سے گرا۔ (لالہ ۔۔۔ ۔۔۔ ودرام سرن پٹواری از پنڈی گہیب)

ضلع گورداسپور۔ کل شام ۳۱ مارچ بوقت ۴ بجکر ۴۰ منٹ پر ایک ستارہ یعنی ایک سخت تیز روشنی بمشابہ ایک مشعل کے جس کے پیچہے ایک گز تہا نہ ہی سفید و شفاف چاندی کا سا دستہ معلوم ہوتا تہا جنوب سے شمال کو جاتا معلوم ہوا۔ جس جگہ وہ گرا۔ اسجگہ سے تیز و شفاف جگہ سے دہواں نمودار ہوا اور اس کے بعد ایک بڑی ہولناک گرج سنائی دی مجہے جہانتک معلوم ہوا ہے سات سات میل کے فاصلہ پر یہی حال ظہور میں آیا ہے۔ لوگ بیچارے دیہاتی اس کیفیت کو دیکھکر سخت حیرت زدہ ہو رہے ہیں۔ (باوا خادم)

جاگل ضلع گجرات۔ عجائبات قدرت حق میں سے ایک کا مشاہدہ ہوا یکشنبہ کے روز ۳۱ مارچ بوقت ۵ بجے عصر کے وقت ایک شعلہ آگ کا بجانب شرق نمودار ہوا۔ ہری کین لمپ کی چمنی کیطرح گول تہا زمین پر گرنے سے پہلے چنگاریاں نکلکر صرف دہوان کیصورت مستطیل میں ظاہر ہو کر قریباً پانچ منٹ میں غائب ہو گیا لطف یہ ہے کہ کوٹلہ سے لیکر دریا چناب کے مغربی کنارہ تک جسکا فاصلہ ۳۰ میل کا ہے یکصد کرم کے فاصلہ پر گرتا لوگ بتاتے ہیں ہزارہا لوگ دیکھکر حیران ہوئے ہیں۔ یہ بھی دریافت کیجیے کہ اور بھی کسی ملک میں کسی شخص نے اسے دیکھا ہے یا نہیں (محمود شاہ)

ضلع راولپنڈی۔ ۳۱ مارچ کو دوپہر سے تا بوقت زوال مختلف جگہوں پر اس علاقہ میں آسمان سے شعلے آتش کے بشکل برج آتشی گرتے نظر آئے اور زمین کے نزدیک آتے ہی دہواں بنکر غالب ہو گئے اور اس کے اوپر کے سمت آسمان پر ابر سا بنکر نمودار ہو گیا۔ اس علاقہ کے بعض گاؤں میں جہاں یہ شعلے گرے طاعون کا بڑا زور ہے یہ کئی معتبر لوگوں نے دیکھے ہیں اور اس علاقہ میں اسبات کا بڑا چرچا ہے کہ آیا یہ کیا بات ہے۔ تمام اخباروں میں اس کا اندراج کیا جائے (جان محمد از جبیر ورتال ڈاکخانہ حیات سر راولپنڈی)

گہڑار ہی۔ (تحصیل جہلم) کل ۳۱ مارچ کو بوقت ساڑھے تین بجے شام کے ایک شعلہ آتشین ایسا نظر آیا کہ جس کے سامنے سورج کی روشنی بہی ماند ہو گئی تہی۔ اس شعلہ کی رفتار جنوب مغرب سے شمال مشرق کو شہاب کی رفتار کے موافق تہی۔ اور وہ زمین سے قریب اور زمین کی سطح کے متوازی تہی۔ اسلئے ہم اسکو شہاب نہیں کہہ سکتے کیونکہ کشش زمین ایسا کرنے سے مانع ہے۔ اسوقت تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے قصبہ کے اردگرد چھ چھ کوس دور گاؤں والوں نے بھی دیکھا ہے راستہ میں اس شعلہ کے بعد ایک کثیف دہوئیں کی لائن دیر تک نظر آتی رہی بعض خبروں سے پایا جاتا ہے کہ اس شعلہ کی رفتار بالکل خط مستقیم کی صورت میں نہیں تہی۔ بلکہ بعض بعض جگہوں پر اس نے سمت بھی بدلی۔ اس واقعہ کے ظہور کے وقت ابر کا نشان مطلق نہیں تہا جس سے برق کا گمان ہو سکے اور نہ کسی قسم کا شور یا آواز تہی عجب قدرت خدا تہی۔ دیکھنے والوں کی آنکہیں خیرہ ہو گئی تہیں۔ ایک دو آدمی نے نہیں دیکھا بلکہ صدہا نے دیکھا ہے۔ لوگ بہت ششدر ہیں۔ شاید یہ بہی قیامت کے مقررہ آثار میں سے کوئی نشان ہو (نور عالم) مدرس مدرسہ گہڑار ہی ضلع جہلم

کوٹ صمد خاں (ضلع فیروزپور) ۳۱ مارچ کی آسمانی آگ نے عوام الناس کو خائف کر رکہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ۳۱ مارچ بروز اتوار ۴-۳ بجے شام کے درمیان آسمان کیطرف سے ایک بوتل اترتی دکہائی دی جسمیں سے شعاعیں نکلکر اوپر کو جاتا تہا۔ بوتل مذکور زمین پر آ کر دہواں بن گئی۔ یہ نظارہ ایک جگہ نہیں دیکہا بلکہ جہانتک معلوم ہو سکا ہے کم از کم دس پندرہ گاؤں میں دیکھا گیا ہر ایک گاؤں میں کئی کئی اشخاص نے گاؤں کی مختلف سمتوں میں دیکھا۔ ہر ایک نے اپنے سے چند قدم کے فاصلہ پر یہ وقوعہ پایا۔ اکثر آدمی خوف سے گہر دل کو بہاگ آئے اس سے لوگ بہت ہراساں ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی بزرگ اسکی حقیقت سے آگاہ ہوں تو بذریعہ اخبار ظاہر فرما کر عوام الناس کو مطمئن فرماویں۔ (نذیر محمد کوٹ صمد خاں ضلع فیروزپور)

(روزانہ پیسہ)

مراسلات

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر اہل فقہ امرتسر

آج ایک دوست کی معرفت آپ کے اخبار اہل فقہ کا پرچہ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء میری نظر سے گذرا جس میں جناب نے (مرزائیوں کا فرار) کی سرخی میں تھوڑا سا مضمون لکھکر آیندہ مفصل حالات کے واسطے ناظرین کو منتظر رہنے کے واسطے لکھا ہے مجھے بحیثیت مسلمان ہونے کے آپ پر از حد افسوس ہے۔ کہ آپ نے خواہ مخواہ جھوٹ لکھکر پبلک کو گمراہ کیا۔ کیونکہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ جلسہ میں چند مرزائیوں نے مرزا کی بیعت سے دست بردار ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ مسلمان ہوکر اسقدر افترا۔ آپ تو امرتسر سے مرزائیوں کو مشرف باسلام کرنے کے واسطے تشریف لائے تھے۔ لیکن آپ نے صریحًا جھوٹ بولا۔ اگر آپ کو کچھ حمیت ہے۔ اور آپ سچے ہیں۔ تو براہ مہربانی ان مرزائیوں کے نام بذریعہ اخبار شایع کردیں۔ جو اسوقت آپ کے روبرو بیعت سے دست بردار ہوکر مشرف باسلام ہوئے تھے۔ تاکہ آپکی صداقت پبلک پر ظاہر ہو جاوے آپکے اس مجمع میں صرف چوہدری بڈھے خان عفی اللہ مہاراجکے۔ میاں جان محمد علی ساکن جیو والی۔ منشی عبد العظیم پٹواری۔ غلام رسول ساکن مہاراجکے شامل تھے۔ اور یہ مندرجہ بالا چاروں آدمی ابتک حضرت اقدس مسیح موعود کے جان نثار غلام ہیں اگر آپ کوئی اور سوائے انکے وہاں احمدی جماعت کا آدمی بتلا دیں۔ تو ہر ایک آدمی کے عوض ایکر وپیہ انعام آپ کو دونگا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جناب اپنے دوسرے مضمون میں انصاف سے کام لیں گے۔ اور آپکے وعظ کے اثر سے جو مسلمانوں نے تالیاں بجائی تھیں۔ اور گالی گلوچ تک پہنچے تھے۔ اسکا بھی ذکر کرینگے۔ اور جو تقریبًا دو سو دو روپیہ جمع کیا تھا۔ اسکے خرچ کا حساب بھی اپنے اخبار گوہر بار میں شایع کرینگے۔ تاکہ پبلک کو سب حالات سے واقفیت ہو جاوے۔ اگر آپ نے ان امور پر روشنی نہ ڈالی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ میں ہر ایک پہلو پر مفصل بحث کرکے آپ کی صداقت ظاہر کرونگا۔ والسلام

خاکسار محمد صدیق احمدی از مہاراجکے

اہل حدیث کی صریح ناکامی

ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذبًا او كذب باٰيٰته انه لا يفلح الظالمون

اہلحدیث نے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسکے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب و توہین کے لئے جسقدر زور لگایا ہے وہ ایسا نہیں جو کسی فرد بشر سے پوشیدہ ہو۔ مگر اس تمام کوشش و سعی کا جو کچھ نتیجہ نکلا اس سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ حقہ کی لاریب خدا تعالےٰ ترقی چاہتا ہے اور فی الحقیقت وہ اسکے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے اور دراصل قرآن کریم خدا تعالیٰ کی بالعظمت کلام ہے کیونکہ اہل حدیث نے اور اسکے دوسرے ہم مشربوں نے ناخنوں تک زور اسکے مٹانے اور تباہ کرنے کے لئے لگایا اور متعدد کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ چاہا کہ اسکی ترقی کو روک دیں مگر کیا مجال کہ انکے رسالے اور کتابیں اسکی ترقی کو روک سکیں یا انکی خار و خس سے اسکی شاہراہ میں فرق آسکے! اس سے صاف طور پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ دراصل خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ کہ ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذبًا او كذب باٰيٰته انه لا يفلح الظالمون بالکل سچا وعدہ ہے چنانچہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو باوجود اسقدر سیاہ دشمنی کے یہی اقرار کرنا پڑا کہ سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں جو تحریریں شایع ہوتی ہیں انکا دیرپا اثر نہیں ہوتا اور نہ وہ عام فائدہ دیتی ہیں دیکھو اسکی کتاب الہامات کا صفحہ ۱ چھاپنے وہ

وہ حامیاں ملت بیضاو ناصران سنت علیا کیحدمتمیں اپیل کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کہ قادیانی کے مقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں حقیقت میں وہ کافی سے زیادہ ہیں مگر چونکہ منتشر متفرق ہیں انکی اثر سے کوئی عام اور دیرپا فائدہ نہیں ہوتا" اور درحقیقت ایسا ہونا چاہئے تھا کیونکہ اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ حق پر نہ ہوتا تو انکی سب سعی ہرگز ہرگز بے ثمر اور ناکامی اور نامرادی کا موجب ہوتی مگر یہ لوگ صریحًا ناحق پر ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ حق پر ہے اسلئے انکی تمام کوشش عبث اور بے سود اور حسرت کا موجب ہو رہی ہے جیسا کہ ذیل کا ذکر اسکی اچھی طرح قلعی کھولتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایک دوست جناب قاضی ثناء اللہ صاحب خریدار اخبار اہلحدیث عث۲ باوجودیکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت سے سخت مخالف تھے محض اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے موافق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بطیب خاطر بلاجبر و اکراہ داخل ہوگئے حالانکہ قاضی صاحب مذکور ایسے سخت مخالف تھے کہ انکی مخالفت کا زمانہ جس نے دیکھا ہے وہ خدا کے لئے گواہی دیسکتا ہے کہ اسقدر مخالفت کے بعد قاضی صاحب کا حضرت مرزا صاحب کیطرف رجوع کرنا اور انکو مامور من اللہ مہدی و مسیح موعود تسلیم کرلینا کسیطرح بھی بڑے اعلیٰ درجہ کے معجزہ سے کم نہیں قاضی صاحب نہ صرف اخبار اہلحدیث کو خرید کرتے تھے بلکہ مید انہیں تیز رہنے کی روادار تھے بلکہ انہوں نے ابھی دین میں بہت سی کتابیں بھی امرتسری صاحب کی خرید یہاں جو کہ ابتک انکے پاس موجود ہیں اور ان کتابوں کو صرف معمولی طور پر ہی مطالعہ نہیں کیا تھا بلکہ نہایت غور و فکر سے کام لیکر ان کتابوں سے اچھی طرح فائدہ اٹھانے اور تکذیب کے پہلو پر پختہ رہنے کا مصمم ارادہ کیا ہوا تھا۔ الہامات جس پر مولوی ثناء اللہ بڑا ناز کرتا ہے اسکو بھی انہوں نے نظرانداز نہیں کیا تھا یعنے اسپر جناب قاضی صاحب نے بہت توجہ رکھی تھی اور خاصکر اس کتاب کا یہ نوٹ تو گویا قاضی صاحب نے ایسا از بر کیا تھا کہ کسیوقت بھی اسکو نہیں بھولتے تھے جسکا عنوان "دوستوں کو اطلاع" دیکر یہ تدبیر بتلائی ہے کہ آپ لوگوں کو اگر کسی مرزائی سے گفتگو کرنیکا موقع ہوا کرے تو اس طریق سے بحث کیا کریں تاکہ طول عمل نہ ہو اور مطلب بھی بآسانی حاصل ہوسکے اسلئے کہ اگر مرزا جی بوجہ اپنی پیشگوئیوں کے کاذب محض اور مفتری علی اللہ ثابت ہوں تو بس دوسرے مسائل (حیات مسیح وغیرہ) کی ضرورت ہی کیا ہے" صـ۹ اسپر جناب قاضی صاحب نے ایسا عملدرآمد کیا تھا کہ کمال کو پہنچایا تھا چنانچہ کئی ایک موقعہ پر امتحان بھی لیا گیا آپ نے فورًا یہی طریقہ تکذیب اختیار کیا تھا جو امرتسری نے بتایا ہے یعنے جب کہیں پر کسی صاحب سے کسی صاحب کیساتھ گفتگو کرنیکی نوبت آئی آپ فورًا وہی کتاب "الہامات" لیکر بیٹھتے رہے اور اسطرق پر بحث کرتے رہے مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ آخرکو یہ نکلا کہ جس راستہ سے لوگوں کو روکتے تھے اسپر خود فدا ہوگئے اور الحمدللہ مولوی صاحب امرتسری کی تمام کوشش ملیامیٹ ہوگئی اور اس سے خدا تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی عظمت اور بزرگی کا بیّن ثبوت ظاہر ہوا نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک بین نشان ظہور پذیر ہوا کیونکہ ہمارے دوست قاضی صاحب کی تمام مخالفت کو ایکدم سے اللہ تعالےٰ نے دور کرکے ہمکو اور انکو شیر و شکر کردیا۔

اے خدا تعالیٰ کے مسیح! تیرے پر ہزار ہزار سلام کہ تو لاریب سچا ہے اور تیرے ساتھ جو کچھ وعدے کئے گئے ہیں تمام سچے اور خدا تعالیٰ کیطرف سے ہیں کیونکہ انمیں سے بہتوں کی صداقت کا ثبوت ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جھوٹا ہے وہ جو تیری تکذیب کرتا ہے اور گمراہ ہے وہ جو تیری عیب گیری کرتا ہے۔ خاکسار محمد حسین احمدی از لاہور چھاونی

✱ تعجب کہ باوجود مولوی فاضل ہونیکے اور مسلمانوں کی عمومًا اور اہل حدیث کی خصوصًا دینی و دنیوی خدمت کے مدعی ہونیکے اور حمایت و اشاعت اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی۔ اور اصل دین آمد کلام اللہ معظم و اشتعن رئیس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم دشمن کی مدعی ہونیکے مولوی جی کی عقل ایسی چکرا کھا گئی کہ قرآن میں اور حدیث میں مفتری علی اللہ کو پرکھنے کا کوئی معیار نہ ملا یا قرآن و حدیث نے دہکے دیئے تو ناچار اختراعی اصول گھڑ کر اپنی علمی لیاقت اور قرآن دانی اور حدیث فہمی کا ثبوت دیا جیسا کہ اس سے پہلے آپنے ایکدفعہ اور بھی اپنی قرآن دانی و حدیث فہمی ثبوت دیا تھا جبکہ یہانتک فرمایا تھا کہ مرید کا مرتد ہونا مرشد کے کاذب ہونیکی دلیل ہے جسپر ہمکو مولوی جی کی علمی لیاقت اور دینی خدمت کا اعتراف کرنے کے لئے الحکم کے پونے چھ کالم لینے پڑے تھے پھر ایسا ہی آپنے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ یہودی ہیں اہلحدیث ۲۶ جلد ۳ یعنے حکایت مہ یہودیوں کے مقتی بھی وہ ان حضرت اور ان کے ہم مشرب حضرات کے لئے ہے تو ہمکو پھر چار کالم

جیسا کہ جابجا مشہور ہے ... [illegible] ... اپنی خوبیوں پر دلعزیز ثابت ہو چکا ہے

یاقوت - مروارید - مرجان
یشب - کہربا - کستوری - زعفران

وغیرہ وغیرہ مشہور جواہرات سے مرکب

روح کی ایک لطیف غذا ہے + مردہ دلوں میں ایک نئی زندگی بخشتا ہے + جوانی کی روح بڑہاپے کی جان۔

مفرح عنبری — مفرح عنبری — مفرح عنبری

یا شافی — یا کافی

قیمت — قیمت — قیمت

فی ڈبیہ پانچ روپیہ صہ — تین ڈبیہ تیرہ روپیہ سے — ایکدرجن ۵۰

مفرح عنبری میں خداتعالیٰ کے فضل و احسان سے تمام خوبیاں موجود ہیں جسکے حاصل کرنے کیلئے اہل مالک لاکھوں روپیہ پورپ اور تیز جھوٹے اشتہار پونکی نذ کئے ہیں۔ خدا کریم کے فضل سے چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہو چکا ہے اسلئے مجھے اسکی تعریف میں صفحہ سیاہ کرنے کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ اسکے اوصاف بیان کر سکتا اس اشتہار میں گنجائش ہے کسیقدر اجمالی عرض کئے دیتا ہوں اسکو ختم کرتا ہوں

مفرح عنبری - جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک کے منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک و سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز اور روشن ہو جاتے ہیں [illegible] لگتے ہیں دلکو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدا خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے [illegible] دل کا [illegible] سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے ایک سچا قابل اعتماد تریاق ہے۔ مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ خفقان۔ سرعت رقت۔ کثرت احتلام کثرت پیشاب وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہونچتا ہے [illegible] جو دماغ گردہ اور جگر کے فعل میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہونے لگتی ہے۔ مفرح عنبری [illegible] اعصاب میں بسبب کوتہ اندیشی۔ یا غلط کاری عیاشی۔ کثرت محنت عیاشی۔ کثرت محنت دماغی رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آ جاتی اور جسم میں [illegible] مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دیتا ہے مفرح عنبری جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ تعالیٰ [illegible] نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں تحصیلداروں منصفوں۔ مدرسوں۔ پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص [illegible] جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی [illegible] مفرح عنبری - چونکہ اکثر نباتاتی اور معدنی ترقیات و جواہرات کا مرکب ہے اسلئے تمام وبائی امراض [illegible] فرمانبرداری کے ساتھ اسکا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلان کیلئے [illegible] دوسری دوائی کا ملنا از بس محال ہے۔ مفرح عنبری - [illegible] ان سب باتوں کو سمجھتے ہیں کہ یہ کس مرض اور کس موقع پر مفید ہو سکتی ہے [illegible] مستورات کو کثرت [illegible] ایام ماہواری میں کثرت سے خون جاری ہوا اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو یا کمی امداد کے باعث [illegible] استفادہ حاصل کرنا چاہیئے مفرح عنبری سے وہ لوگ بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں [illegible] خون کا نا کسیقدر شروع ہو گیا ہو یا اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوی مضمحل ہو گئے ہوں۔ مفرح عنبری - وہ عجیب مرکب ہے جسکے استعمال سے نزلہ زکام کا فور۔ دماغی طاقت بہر بور ہو جاتی ہے۔ اعصابی طاقت میں روز افزوں ترقی ہو کر [illegible] چہرہ سرخ و پر نور ہو جاتا ہے۔

سرٹیفکٹ ملاحظہ ہوں

خان بہادر عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کہیرا گڈھ ضلع رائپور

عنایت فرمائے حکیم صاحب السلام مسنون۔ ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کہیرا گڈھ نے منگائی تھی انکے تجربہ میں یہی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی ہے آپ مہربانی کر کے تین ڈبیہ اور خانصاحب موصوف کے نام جسقدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرماویں

دستخط ناسید بخشش محمد پرائیویٹ سکرٹری

عالیجناب خان بہادر عبد المجید خان صاحب رئیس اعظم بدرستی

تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی چند ڈبیہ استعمال کرنے کے بعد اسکے فوائد مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں آپکو اطلاع دوں یہ کہ مفرح عنبری ایک بے نظیر مرکب ہے اور میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اس سے عمدہ دوائی گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں کبھی تجربہ میں نہیں آئی تھی میرے خیال میں کمزور طاقت کے واسطے یکساں فائدہ ہے اور آپ جسقدر اس دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے صرف کی دوائی بموجب اشتہار ثابت ہوئی۔

عالیجناب رائے کالی پرشاد صاحب تعلقہ دار و رئیس باندا

کی انگریزی چٹھی کا ترجمہ ڈاکٹر صاحب آپکی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونیکی تصدیق کرتا ہوں۔ دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھے اسکے استعمال سے واپس ملی ہے مہربانی کر کے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں

عالیجناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر

برادر جناب نواب صاحب بہادر [illegible] تحریر فرماتے ہیں اے حکیم بے نظیر! آپکی مفرح عنبری جو جو فائدے دکھائے ہیں بیان سے باہر ہیں فی الواقعہ نہایت عمدہ چیز ہے بنظر مہربانی چھ ڈبیہ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرماویں۔

[illegible]

المشتہر حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور حویلی کابلی مل

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چہپکر شایع ہوا